

Registered L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۹) مطبوعہ ۲۳ ستمبر سنہ ۱۹۰۴ء بروز جمعہ جلد (۲۲)

گلدستۂ اخبار

رپوٹر کا نامہ نگار ۱۶ ماہ حال کو مکڈن سے تار دیتا ہے کہ جاپانی لوگ مشرق سے آگے کو بڑھتے جاتے ہیں اور بڑے بھاری مقابلہ کو تیار ہیں۔ **رپوٹر کا نامہ نگار** سینٹ پیٹرز برگ سے تار دیتا ہے کہ مکڈن تاروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپانی نئی ریلوے تیار کر رہے ہیں تاکہ لیاؤ ینگ کے شمال میں اُن کا سامان مہیا ہو۔ **جنرل کوروپاٹکن** رپورٹ دیتا ہے کہ ایک جاپانی لشکر ینتائی اور تشیاپوز کے نزدیک فراہم ہو رہا ہے۔ **۱۷ ستمبر لندن۔** رپوٹر کا نامہ نگار مکڈن سے آج تار دیتا ہے کہ جاپانی لوگ مشرق جنوب شرق اور جنوب مغربہ ہر دو طرف سے آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔ روس کے بیرونی مقامات مکڈن سے بیس میل جنوب شرق کی طرف بڑے مشغول ہیں اور قریبا روز روز مقابلہ ہوا کرتا ہے۔ ایسے نشانات ظاہر ہوتے ہیں کہ گویا مکڈن کے مضافات میں ایک اور جنگ ہونیوالی ہے۔ روس کی فوج تمام گرد نواح کے گاؤں میں پڑی ہوئی ہے۔ **۱۶ ستمبر لندن۔** رپوٹر کا نامہ نگار شنگھائی سے لکھتا ہے کہ ایک چینی ترجمان جو پورٹ آرتھر کی کسٹم میں کام کیا کرتا تھا شنگھائی میں آیا ہوا ہے اور بتلاتا ہے کہ صرف پورے پانچ ہفتوں کا راشن باقی ہے اور سوائے افسروں کے کل محصورین اطاعت کر لینے کو مستعد ہیں۔ **جنرل کروپٹکن** منصبی طور پر مارشل اویاما کے بیان پر اعتراض کرتا ہے کہ جاپانیوں نے لیاؤ ینگ کے جنگ میں روسی غنیمت کو حاصل نہیں کیا اور قسمیہ کہتا ہے کہ صرف دو ریلوے سامان جنگ ہی کے گئے ہیں۔

سخت افسوس ہے کہ پادری۔ ای۔ ایم۔ ویکفیلڈ صاحب پرنسپل مشن کالج امرتسر کی آنکھیں بیکار ہو گئی ہیں۔ انکی عمر ابھی صرف قریبا چالیس کی ہے کہ یہہ صدمہ سہہ رہے ہیں صاحب موصوف بڑے لائق اور مسیحی مزاج کے آدمی ہیں۔ اب وہ اپنے وطن مالوفہ کو واپس جانیوالے ہیں۔ اُن کی بجائے پادری اے۔ سی۔ کلارک صاحب اکتوبر میں ولایت سے آکر مشن سکول اور کالج کا چارج لینگے۔ **پادری میکنزی** صاحب ساکن امرتسر ماہ مارچ میں ولایت جانے والے ہیں۔ **مسٹر چارلس** فرننگ ہال صاحب پنجاب میں سی ایم ایس میڈیکل مشن کے متعلق کلام کرنے کو ولایت سے آ رہے ہیں۔ **مس ای اے۔** رائٹ صاحبہ مس ڈیوڈ صاحبہ کی جگہ جنکی شادی پادری وگرم صاحب کے ساتھ ہو گئی ہے۔ لاہور میں کام کریگی۔ **فورمن کرسچن کالج** لاہور کا نیا ہال ماہ اکتوبر میں تیار ہو جائیگا۔ یہہ کالج واقعی حیرت انگیز ترقی کر رہا ہے۔ **ڈاکٹر** ایس چنی لال صاحب اسسٹنٹ سرجن کی تبدیلی امرتسر سے جالندھر کو ہو گئی ہے۔ **لاہور** میں حال کا ذکر ہے کہ چند بدمعاشوں نے ملمع کے زیورات بجائے صحیح طلائی زیورات کے چھ سو روپیہ میں گرو رکھے مرتہن نے سمجھا کہ اس قدر مال چھ سو روپے میں گرو رکھ لیا بڑا فایدہ ہے مگر بعد ہی میں انکو معلوم ہو گیا کہ زیور جھوٹے ہیں بدمعاش بذریعہ پلیس پکڑے گئے اور انکو مختلف میعاد کی قید سخت کی سزا دیگئی۔ **لاہور** سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر دریائے راوی کے کنارے ایک گاؤں چینا نام میں ایک خونی سنسار آیا ہوا ہے جو کئی ایک دیہاتی کتوں اور مردوں اور عورتون کو جو دریا میں پانی پینے اور نہانے گئے کھینچ لے گیا اور کھا کر ہضم کر لیا۔ **امرتسر** میں ایک شخص مسمی باوا چانن سنگھ جعلی سکہ بنانے کے سنگین جرم میں گرفتار ہوا۔ کہتے ہیں کہ یہہ سابق میں پولیس کانسٹیبل بھی رہ چکا ہے۔ بہت سے سانچے اور ٹھپے وغیرہ اس کے گھر سے برآمد ہوئے تحقیقات ہو رہی ہے۔

سرکاری رپورٹ ہے کہ گذشتہ ماہ جولائی میں پنجاب کے درمیان ۵۵۷۲۸ بچے پیدا ہوئے۔ شرح پیدائش ۳۸ فی ہزار ہے۔ اس تعداد میں ۲۹ ہزار ۳۷۹ لڑکے اور ۲۶۳۴۹ لڑکیاں تھیں۔ اسی ماہ میں جو لوگ فوت ہوئے انکی تعداد ۲۷ ہزار ۲۰۹ تھی۔ ماہ جون میں ۵۹۷۷۹ لوگ فوت ہو گئے تھے۔

ایک جہاز بنام گلستان جو کراچی سے چلتا تھا ۱۲ ستمبر کو ساحل سمندر سے ایک سو ستر میل دور جا کر دوسرے جہاز سے ٹکرا گیا یہہ جہاز معہ سات سواروں کے ڈوب گیا۔ صرف ۲۰ آدمی ۱۳ تاریخ کو زنجبار کے ساحل پر جا نبر ہوئے۔ **۱۹ ستمبر بمبئی سے تار۔** لندن سے رویٹر تار دیتا ہے کہ جاپانیوں نے لیاؤ ینگ کے جنگ میں ۳۵۹۸ بندوقیں۔ ۱۲۳۸۷۳۰ سامان جنگ متعلق بندوقوں کے۔ ۱۰۰۵۶ مصقل۔ ۱۲۶۹ جنگی گاڑیاں۔ ۱۵۹۹۵ کشتیاں۔ ۵۶۳۹ ہل۔ ۲۵۷۰ کلہاڑیاں۔ ۳ خبر دینے والی کلیں۔ ۶ قابل الحمل ٹیلیفون۔ ۱۸۹۱۵ پیالے۔ ۲۵۰۰۰ گڑیاں (جو ایک فٹ پانچ انچ قطر میں ہیں)۔ ۲۰۰۰ کا کود (ایک قسم کا دانہ ہے) چاول۔ ۱۳۶۲۰ کا کو چنے جو گھوڑوں کے لئے جمع تھے۔ ۱۰۰۰ کا کو آٹا۔ ۶۴۰ اوور کوٹ۔ سبک ریلوے کے سامان اور کوئلہ کی کان کے اوزار۔ تار برقی اور ٹیلیفون تاریں اور مٹی کا تیل بھی معہ دیگر اشیاء کے غنیمت میں آئے علاوہ ان اشیاء کے ۱۳ اشخاص اسیر ہوئے۔ **ڈیلی ٹیلیگراف** کا نامہ نگار چیفو سے اور سٹینڈرڈ کا نامہ نگار شنگھائی سے لکھتے ہیں کہ ایک مصلح جہاز بنام گرمپیاشی جو پورٹ آرتھر سے روانہ ہوا تھا ایک کان کے ساتھ جا ٹکرایا اور غرق ہو گیا مگر لوگ بچ رہے۔ نامہ نگار نے تاریخ کا پتہ نہیں دیا غالبا یہہ وہی جہاز ہے جسکا ذکر ۹ اگست میں

ایڈیٹوریل نوٹس

ہند کی آمدنی میں ترقی

۱۸۹۹ء سے ۱۹۰۳ء تک ہند کی آمدنی میں ذیل کا اضافہ اور ترقی ہوئی ہے:

ٹکٹوں وغیرہ میں ۳۲۲۵۴۶۷ پونڈ سے ۳۵۸۸۱۰۰ پونڈ تک اضافہ ہوا۔

ملک کی پیداوار اور اخراجات میں ۴۲۳۸۵۹۹ پونڈ سے ۴۹۲۵۵۰۰ پونڈ تک اضافہ ہوا۔

محصولات میں ۲۹۱۴۸۵۷ پونڈ سے ۳۶۲۴۲۰۰۰ پونڈ تک اضافہ ہوا۔

ڈاکخانہ سے محصولات میں ۱۳۰۸۳۱۵ پونڈ سے ۱۴۰۸۸۰۰ پونڈ تک اضافہ ہوا۔

بحری تجارت میں ۵۰۲۴۰۰۰ پونڈ سے ۶۱۷۱۸۰۰ پونڈ تک اضافہ، روانگی مال میں ۷۶۲۲۰۰۰ پونڈ سے ۱۰۳۴۷۶۰۰ پونڈ۔ ۱۸۹۹ء میں ۲۰۴۰۰۰۰ ایکڑ زمین زیر زراعت تھی مگر اب ۲۲۴۰۰۰۰ ایکڑ زیر زراعت ہے۔ رقبۂ آبپاشی میں ۲۰۰۰۰۰ ایکڑ کا اضافہ ہوا اور کپاس میں ۱۸۹۹ء میں ۸۳۰۰۰۰ ایکڑ تھی مگر اب ۱۱۰۰۰۰۰ ایکڑ زمین میں کپاس ہوتی ہے اس میں ابھی تک بہت ترقی نہیں ہوئی ہے مگر اسکی مقدار اور خاصیت میں ترقی کی کوششیں ہند میں کیجارہی ہیں۔

۱۸۹۹ء میں ریل میں ۴۰۰۰۰۰ ٹن مال بھیجا گیا اور ۱۹۰۲ء میں ۴۸۰۰۰۰ ٹن مال کھینچا گیا۔ ۱۸۹۹ء میں ۱۶۳۰۰۰۰ مسافروں نے ریل کا سفر کیا اور ۱۹۰۲ء میں ۲۱۳۰۰۰۰ مسافروں نے سفر کیا۔ غریب مسافروں نے زیادہ سفر کیا۔

پریذیڈنسی بنکوں میں ۱۸۹۳ء میں ۷۴۷۰۰۰ پونڈ جمع کیا گیا تھا اور ۱۹۰۲ء میں ۱۲۱۱۳۰۰ پونڈ جمع کیا گیا تھا۔ مال مشترکہ بنکوں میں ۴۸۹۵۰۰ پونڈ سے ۷۲۶۳۰۰۰ پونڈ تک اضافہ ہوا۔ سیونگ بنکوں میں ۲۲۸۵۰۰۰ پونڈ سے ۷۶۱۴۳۰۰ پونڈ تک اضافہ ہوا۔ ۱۸۵۴ء میں ۳۵ میل ریل تھی۔ اس سال میں ۲۲۲۴ میل ہوگئی۔ ۱۸۷۴ء میں ۵۹۹۶ میل ۱۸۸۶ء میں ۱۰۷۹۴ میل ۱۸۹۶ء میں ۱۸۴۵۰ میل ۱۹۰۲ء میں ۲۶۱۴۲ میل ہے۔

تعلیم کی بابت

پنجاب اور صوبجات متحدہ میں ۱۸ یا ۱۹ فیصدی لڑکے پڑھتے ہیں۔ بمبئی یا بنگال میں ۲۲ یا ۲۳ فیصدی لڑکے مدرسہ میں پڑھتے ہیں۔ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری سے معلوم ہوتا ہے کہ ۹۰ فیصدی مرد ان پڑھ تھے۔ ۱۸۵۷ء کے بعد مدرسوں کی تعداد ایک وقت تک بہت بڑھتی رہی چنانچہ اس سال میں ۱۴۰۰ مدرسہ تھے اور انہیں ۶۰۰۰۰ طلبہ پڑھتے تھے ۱۸۸۷ء میں ۹۴۰۰۰ مدرسوں میں ۳۰۷۱۰۰۰ طلبہ تھے مگر ۱۰ برس بعد ۱۹۰۱ء میں صرف ۹۸۵۰۰۰ مدرسے تھے اور ۳۲۶۸۰۰۰ طالب علم تھے۔ پندرہ برس کے اندر مدرسوں کا خرچ ۲۴ لاکھ سے ۴۳ لاکھ روپیہ ہوگیا ہے۔

گورنمنٹ ہند نے اس بیان پر یہہ ریمارک دیا ہے کہ ہم اس نتیجہ سے گریز نہیں کر سکتے کہ ابتدائی تعلیم کیطرف ابھی تک کافی توجہ نہیں دی گئی ہے اور نہ ہی اسمیں پبلک فنڈوں میں سے کافی خرچ ہی کیا گیا ہے۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ اس اعلیٰ گورنمنٹ اور مقامی گورنمنٹ اپنی توجہ مبذول کریں گی۔

ہند میں مسیحیوں کا شمار

سر چارلس ایلیٹ صاحب نے ایک نقشہ بنایا ہے جسمیں وہ ہندی پروٹسٹنٹ مسیحیوں کا شمار ۶ شاخ کلیسیاؤں کے ضمن میں درج کرتا ہے۔ یہہ شمار گذشتہ مردم شماری کے بموجب ہے۔ ہم یہاں پر اپنے مسیحی بھائیوں کے فایدے کے لئے کرسچین ہسٹری اوٹ میں سے اختصاراً درج کرتے ہیں اور ساتھ ہی اس کے ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر کو بھی اس طرف رجوع دلاتے ہیں جو مسیحی مذہب کی اشاعت میں رکاوٹیں کے مضمون کو اچھی طرح نہیں سمجھتا جہاں تک ہم خیال کرتے ہیں خود ان بزرگوں کے مضامین سے جنہوں نے اس امر پر قلم آزمائی کی ہے اس سے اُن کی یہی مراد ہے کہ موجودہ ترقی سے اور بھی بڑھکر ترقی ہو نہ یہہ کہ ترقی بند ہی ہوگی۔ وہ نقشہ حسب ذیل ہے:

پروٹسٹنٹ کلیسیائیں	۱۸۹۱ء کی مردم شماری	۱۹۰۱ء کی مردم شماری	فیصدی اضافہ
انگلیکن کلیسیائیں	۲۰۷۵۳۶	۳۰۵۹۱۷	۴۸
پریسبیٹیرین کلیسیائیں	۳۳۳۲۹	۴۳۰۶۴	۲۹
بپٹسٹ کلیسیائیں	۱۹۷۴۸۷	۲۱۶۹۱۵	۱۰
میتھوڈسٹ "	۲۴۴۱۲	۶۸۴۸۹	۱۸۰
کانگریگیشنلسٹ لوکالونی	۴۶۰۶۹	۳۷۳۱۳	(-۱۹)
لوتھرن کلیسیائیں	۶۶۹۹۵	۱۵۳۷۶۷	۱۲۶
	۵۷۶۷۰۸	۹۲۵۴۶۶	۶۳

علاوہ ان کے ۱۴۵۱۹۹ ایسے مسیحی ہیں جو اگرچہ اپنے کو ابھی تک مسیحی کہتے ہیں یا تو خود ادنیٰ زمرے میں شریک ہوگئے ہیں یا کسی زمرے میں شریک نہیں ہیں۔ ان کی فہرست بابت ۱۹۰۱ء ذیل میں ہے:

غیر معین کلیسیا والے	۱۳۳۲
ادنیٰ زمرے میں	۲۱۸۱۵
لوکیر	۱۲۷۵
مکتی فوج	۱۸۹۴۷
کسی زمرے میں درج نہیں کیا	۱۰۱۹۳۰
	۱۴۵۱۹۹

دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز

کہتے ہیں کہ لارڈ کرزن صاحب نے ایک ہوم کا پیڈنٹ کو جس نے اُن سے پوچھا تھا کہ ہندی افسران کی راز داری کے ایکٹ سے آپکی کیا مراد ہے یہہ جواب دیا تھا کہ میرا ہمیشہ یہہ مقولہ رہا ہے کہ "دزدی کے ذریعہ نیکی کرو"۔ (سول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۴ ستمبر ۱۹۰۳ء) انگریزی پالیسی بھی خوب ہی کیا یہہ از روے مذہب اور اخلاق درست ہے؟

مضامین

مقبول شدہ دعائیں

بائبل کی دعائیں

وہ جو اس فانی دنیا میں اپنا عمیق ترین نقش چھوڑ گئے ہیں سو دعا مانگنے والے مرد اور عورات ہیں۔ اور تمکو معلوم ہو جائیگا کہ دعا ہی وہ طاقتور قوت ہے جس نے نہ صرف خدا ہی کو بلکہ انسان کو بھی متحرک کر دیا ہے۔ ابراہام مردِ دعا تھا اور فرشتگان اُس کے ساتھ کلام کرنیکے لئے آسمان سے آئے تھے یعقوب کی دعا کا جواب فینی ایل میں کی عجیب ملاقات میں مل گیا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اُس کو اس قدر بڑی برکت ملی اور اس کے بھائی کا دل اُسکی طرف سے موم ہو گیا۔ سموئیل بھی حناہ کے ہاں دعا ہی کے جواب میں پیدا ہوا تھا۔ الیاس کی دعا نے ساڑھے تین سال تک آسمان کو بند کر دیا تھا اور اُس نے پھر دعا کی اور آسمان سے بارش نازل ہوئی ؛

یعقوب رسول فرماتا ہے کہ الیاس نبی بھی ہمارا ہمجنس انسان تھا۔ اور یہہ بڑی شکر کی بات ہے کہ وہ اشخاص جو دعا مانگنے میں ایسے سرگرم اور پُرطاقت تھے وہ بھی عین ہمارے ہی مثل تھے۔ اور ہم یہہ خیال کر سکتے ہیں کہ زمانۂ قدیم کے وہ انبیا اور پراثر مرد اور عورتیں ہم سے منفرق تھیں۔ اور یہہ ایک یقینی امر ہے کہ وہ ہماری نسبت زیادہ تر تاریک زمانہ میں موجود تھے مگر ہمجنس تو ہمارے ہی تھے ؛

ہم پڑھتے ہیں کہ الیاس نے ایک اور موقع پر کوہ کرمل کے اوپر آسمان سے آگ نازل کی۔ بعل کے پجاری مدت تک بہ آواز بلند چلاتے رہے مگر ان کا کچھ جواب نہ آیا۔ الیاس دعا خدا نے سنی اور جواب عنایت فرمایا۔ ہم اس بات کو یاد رکھیں کہ الیاس کا خدا ابھی بھی زندہ ہے۔ الیاس نبی تو آسمان پر صعود کر گیا مگر اُس کا خدا اب تک زندہ ہے اور ہمکو بھی اُس کے روبرو ایسا ہی دخل ہے جیسا کہ الیاس کو تھا۔ اور ہمکو بھی یہی حکم ہے کہ ہم خدا کے پاس جاویں اور اُس سے مانگیں کہ وہ آسمان سے آگ نازل کرے اور ہمارے جذبات اور شہوات کو بھسم کر دے۔ یعنی ہماری اندرونی غلاظت اور نجاست کو جلا دے اور مسیح ہم پر روشن ہو جاوے ؛

الیشاہ نے دعا کی اور ایک مردہ بچے میں زندگی از سرنو داخل ہوئی۔ ہمارے بھی بہت سے بچے گناہوں اور خطاؤں میں مردہ ہیں پس آؤ ہم بھی ویسا ہی کریں جیسا کہ الیشاہ نے کیا تھا۔ آؤ ہم اس سے عرض کریں کہ وہ ہماری دعاؤں کے جواب میں انکو بھی زندہ کر دے ؛

منسی بادشاہ ایک شریر شخص تھا اور اُس نے اپنے باپ کے خدا کے برخلاف سب کچھ کیا جو وہ کر سکا مگر پھر بھی جب وہ بابل میں تھا تو اُس نے خدا کو پکارا اور خدا نے اُس کی آواز سن لی اور وہ قید سے رہا کیا اور یروشلم میں تخت پر پھر بٹھایا گیا بالیقین اگر خدا نے اُس شریر بادشاہ منسی کی دعا سن لی تھی تو وہ ہماری تکالیف میں بھی ہماری دعا سنیگا۔ کیا اب بھی ہمارے بے شمار ہمجنس انسانوں کے لئے معجزت کا وقت نہیں ہے؟ کیا ہمارے درمیان ایسے بہت سے آدمی نہیں ہیں جنکے دل بوجھ سے لدے ہوئے ہیں؟ اور جب ہم فضل کے تخت کے حضور جاویں تو یقین کریں کہ خدا دعا کا جواب دیا کرتا ہے ؛

پھر ذرا سمسون کی طرف دیکھو۔ اُس نے دعا کی اور اُس کی طاقت پھر اُسمیں آگئی ایسا کہ اُس نے اپنی موت کے وقت اُس تعداد سے زیادہ لوگ قتل کئے جنکو اُس نے اپنی زندگی میں قتل کیا تھا۔ وہ ایک بحال شدہ منکر دین تھا اور اُسکی طاقت کا خدا ہی پر انحصار تھا۔ وہ لوگ جو منکر دین ہیں صرف خدا کی طرف رجوع کریں تو وہ دیکھ لینگے کہ خدا کیسی جلدی انکی دعا کا جواب دیتا ہے ؛

ایوب نے دعا کی اور وہ اپنی مصایب سے رہا ہو گیا۔ تاریکی کے مقام میں روشنی آئی اور خدا نے اسکو اپنی پہلی ہی اقبال مندی پر از سرنو سرفراز کیا۔ یعنی اُس کی دُعا کا جواب دیا ؛

دانیل نے خدا سے دعا کی اور جبرائیل فرشتہ اُسکے پاس آیا اور اُسے کہا کہ وہ خدا کا بڑا ہی عزیز ہے۔ اس کی دعا کے جواب میں تین دفعہ یہہ پیغام اُس پر آیا۔ آسمان کے اسرار اُس پر منکشف کئے گئے اور اُسکو یہہ خبر دی گئی کہ خدا کا بیٹا اپنے لوگوں کے گناہوں کے بدلے قتل ہوئے گو۔

ہم یہہ بھی دیکھتے ہیں کہ قرنیلیوس نے دعا کی اور پطرس اُسکے پاس بھیجا گیا تاکہ اس سے وہ کلام کرے جس سے وہ اور اُس کا گھرانہ نجات پا سکے۔ اس کی دعا کے جواب میں اُس پر اور اُس کے گھرانے پر یہہ برکت عظمیٰ نازل ہوئی۔ پطرس تیسرے پہر کوٹھے پر دعا مانگنے گیا ہوا تھا جبکہ اُس پر اُس چادر کا رویا ہوا جو آسمان سے لٹک رہی تھی۔ اور جب پطرس کی رہائی کے واسطے متواتر دعا ہو رہی تھی تو اُس کو رہائی دینے کیلئے فرشتہ بھیجا گیا ؛

پس اس طرح سے تم تمام بائبل میں دیکھ سکتے ہو کہ جب ایمان سے پر دعا خدا کے حضور تک پہنچی تو اُس کا جواب بھی آگیا میں خیال کرتا ہوں کہ یہہ امر دلچسپی سے خالی نہو گا کہ اگر ہم براہ راست بائبل پر غور کریں اور دیکھیں کہ خدا کے لوگوں پر کیا کچھ گذرا جب انہوں نے خدا سے دعا کرنیکے لئے اپنے آپکو اُس کے سامنے سرنگوں کیا۔ بالیقین اس مطالعہ سے ہمارا ایمان نہایت ہی قوی ہو جائیگا۔ یعنی یہہ بات منکشف ہو جائیگی کہ جب کسی نے اسکو اپنی مدد کیلئے پکارا تو خدا نے کیسی عجیب طور پر اسکی دعا سن لی اور اُسکو اسکی مصیبتوں سے رہائی دی ؛

فلپی کے قیدخانہ میں پولس اور سیلاس کے حال پر غور کرو۔ جب کہ وہ دعا مانگ اور تعریف کے گیت گا رہے تھے تو وہ مقام ہلایا گیا اور قیدخانہ کا داروغہ مسیحی ہو گیا۔ اغلب ہے کہ خدا کی بادشاہت میں لوگوں کو لانیکی کام میں بہ نسبت کسی اور بیان کے جسکا ذکر بائبل میں ہوا ہے اس ایک ہی شخص کے مسیحی ہو جانے نے سب سے بڑھ کر کام کر دیا ؛

اس سوال کے جواب کی تلاش سے کہ میں کیا کروں کہ

نجات پاؤں" کس قدر لوگ بابرکت ہو گئے ہیں؟ یہہ ان دو خدا ترس آدمیوں کی دعا تھی جس کے سبب سے دارغہ سرسبز و شاداب ہو گیا اور جس سے آسنا اور اسکے خاندان نے برکتیں پائیں۔ "آپ لوگوں کو یاد ہوگا کہ کسطرح سے استفنس نے جبکہ وہ دعا مانگ اور اوپر کو تاک رہا تھا آسمان کو کھلے اور ابن آدم کو خدا کے دہنے ہاتھ پر بیٹھے ہوئے دیکھا تھا اور آسمان سے ایک نور اسپر نازل ہوا کہ اس کا چہرہ چمکنے لگ پڑا تھا۔ اس امر کو بھی یاد کرو کہ کس طرح موسیٰ کا چہرہ جبکہ وہ کوہ سے نیچے اُتر رہا تھا خدا کے ساتھ ہمکلام ہونیکے سبب سے چمک رہا تھا۔ اسیطرح سے جب ہم حقیقتاً خدا کے ساتھ ہمکلام ہوتے ہیں تو وہ اپنے چہرہ کو ہماری طرف بلند کرتا ہے تو ہمارے ملول چہروں کی بجائے ہمارے چہرے منور ہو جاتے ہیں اسلئے کہ خدا نے ہماری دعا کو سن لیا اور اسکا جواب دیدیا ہے"۔

میں ناظرین کی توجہ کو مسیح کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کیونکہ وہ ہر بات میں ہمارا نمونہ ہے اور دعا میں تو وہ سب باتوں سے بڑھ کر ہمارا نمونہ تھا۔ ہم پڑھتے ہیں کہ مسیح خدا باپ سے ہر ایک بات کے لئے دعا کیا کرتا تھا۔ اس کی زندگی کے ہر ایک مشکل مرحلہ کا آغاز دعا ہی سے ہوا کرتا تھا۔ اس کی تشریح کے لئے میں یہاں چند ایک مقامات کا اقتباس کرتا ہوں چند سالوں کا عرصہ گذرا ہے کہ میری نظر اس بات پر پڑی کہ مسیح اپنے اصطباغ کے وقت دعا کر رہا تھا جبکہ وہ دعا مانگ رہا تھا تو آسمان کھل گیا اور روح القدس اسپر نازل ہوا۔ اسکی زندگی کا دوسرا بڑا واقعہ اسکی صورت کا بدلجانا تھا جبکہ وہ دعا مانگ رہا تھا تو اس کے چہرہ کی صورت بدل گئی اور اسکی پوشاک سفید اور چمکیلی ہو گئی تھی"۔

پھر ہم پڑھتے ہیں کہ "ان دنوں میں ایسا ہوا کہ وہ پہاڑ پر دعا مانگنے گیا اور ساری رات خدا سے دعا مانگنے میں رہتا رہا"۔ صرف یہی مقام ہے جہاں مرقوم ہے کہ خداوند نے ساری رات دعا مانگنے میں صرف کی۔ اس وقت کونسا واقعہ ہونیوالا تھا؟ جب وہ پہاڑ پر سے نیچے اترا تو اس کے شاگرد اس کے پاس فراہم ہوئے اور ان کے درمیان وہ مشہور و معروف منادی کی جو پہاڑی وعظ کے نام سے نامزد ہے یعنی وہ نہایت ہی عجیب وعظ جس کے برابر شاید ہی کبھی خاکی انسان کو سنائی گئی۔ شاید کسی وعظ نے ایسا عمدہ نتیجہ پیدا نہیں کیا جیسا کہ اس وعظ سے ہوا تھا اور یہہ وعظ ایک تمام رات کی دعا کے بعد سنایا گیا تھا۔ اگر ہم چاہیں کہ ہمارے وعظ کا اثر لوگوں کے دلوں اور ضمیر تک پہنچ جاوے تو لازم ہے کہ ہم خدا سے بہت سی دعا مانگیں تاکہ کلام کے ساتھ طاقت بھی موجود ہو۔

یوحنا کی انجیل میں ہم پڑھتے ہیں کہ یسوع نے لعازر کی گور پر اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھائیں اور کہا۔ "اے باپ! میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو نے میری سنی ہے اور میں جانتا ہوں کہ تو ہمیشہ میری سنا کرتا ہے مگر میں نے ان لوگوں کے سبب سے جو یہاں کھڑے ہیں یہہ کہا تاکہ وہ ایمان لاویں کہ تو نے مجھے بھیجا ہے"۔ اب ذرا اس بات پر غور کرو کہ پیشتر اس کے کہ اس نے لاش سے مخاطب ہو کر اس کو زندہ کیا وہ باپ سے مخاطب ہوا۔ اگر ہم چاہیں کہ روحانی مردے جلائے جاویں تو پہلے ہمکو خدا سے طاقت حاصل کرنی لازم ہے۔ اور یہی سبب ہے کہ ہم اپنے ہمجنس انسانوں کو بخشش دینے میں ناکامیاب ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ انکو اپنی ہی طاقت سے فتح کر لینا چاہتے ہیں۔ خداوند یسوع اپنے باپ کے ساتھ رفاقت رکھتا تھا اور اس لئے اسکو یقین تھا کہ میری دعائیں سنی جاتی رہیں۔

پھر ہم یوحنا کی انجیل کے بارہویں باب میں پڑھتے ہیں کہ اس نے اپنے باپ سے دعا کی میں خیال کرتا ہوں کہ تمام بائبل میں یہہ سب سے زیادہ حیرانکن باب ہے۔ وہ یہودی قوم کو چھوڑنے اور دنیا کے گناہ کا کفارہ کرنے پر تھا اب ذرا سنو وہ کیا کہتا ہے "اب میری جان گھبراتی ہے۔ اور میں کیا کہوں؟ کہ اے باپ مجھے اس گھڑی سے بچالے؟ لیکن میں تو اس گھڑی کے لئے آیا ہوں"۔ وہ اس وقت عنقریب صلیب کے سایہ تلے تھا اور بنی آدم کی بدیاں اس کے اوپر رکھے جانیکو تھیں۔ اس کے بارہ شاگردوں میں سے ایک اس کا انکار کرنے اور قسم کھانیکو تھا کہ میں اسے ہرگز نہیں جانتا دوسرا شاگرد اسکو تیس روپے پر بیچنے کو تیار تھا۔ سب اسکو چھوڑنے اور بھاگ جانیکو مستعد تھے۔ اسکی روح نہایت ہی غمگین تھی۔ جب اسکی روح دکھ میں تھی تو خدا اس سے ہمکلام ہوا جبکہ وہ گتسمنے باغ میں تھا اور اس نے دعا کی تو ایک فرشتہ اسکو تقویت دینے کے لئے ظاہر ہوا۔ اس کے اس نعرہ کے جواب میں کہ "اے باپ اپنے نام کو جلال بخش" اس نے جلال کے درمیان سے ایک آواز یہہ کہتی ہوئی سنی "میں نے اسکو جلال دیا اور پھر بھی اسکو جلال دونگا"۔

گذرے ایام

پیارے ناظر شاید تاریخی واقعات کو جو گذر چکے تو بڑے شوق و ذوق کی نگاہ سے پڑھا کرتا ہے۔ شاید تو سوانح عمریوں کا عاشق ہے۔ شاید تو گذرے لوگوں کے بعض نامی اشخاص کی خاص خاص لیاقتوں کے سبب انکو اپنے دل میں بڑی عزت کی کرسی دے چکا ہے۔ شاید تو نے ان میں سے بعض کے قول و فعل کی تو تعظیم کر چکا ہے۔ شاید تو سکندر کو اس لئے قابل تعظیم تصور کر چکا ہے کہ اس نے دارا کی لاش پر آنسو بہائے شاید تو نپولین کی اس لئے عزت کرتا ہے کہ اس نے اپنی سپاہ کا دل ہاتھ میں لیکر دنیا پر فتح کا ڈنکا بجایا۔ شاید تو بدھ کی عزت اس لئے کرتا ہے کہ اس نے شاہی سے گدڑی اختیار کی۔ شاید تو خداوند مسیح کو اس لئے عزت دیتا ہے کہ وہ اعلیٰ چلن کے ساتھ مصیبتوں بلکہ صلیبی موت میں صابر رہا۔ لیکن ہماری گذری زندگی میں ایک ہستی کام کرتی آئی ہے ہم آجتک اس کے کارہائے عظیم اور فتوحات جلیل اور صبر جمیل اور ہمدردی اور عظیم محبت کے روز بروز کرشمے ملاحظہ کرتے آئے ہیں ہاں ہم خداوند یسوع کی ذات و طبیعت اور چلن کی مشق ایک پاک ذات کو کرتے ہوئے اپنی زندگی میں دیکھتے آئے ہیں۔ یہہ ذات الٰہی ہے۔ جس کے کارہائے عظیم ضبط تحریر میں تو نہیں آسکے پر ہم



خود اُس کے کارہائے عظیم کی تواریخ ہیں۔ اور ہم اِس لئے اب تنگ ہیں کہ تواریخ کے طالب العلم ہمکو ضرور ہیں ہمارا ہی مطالعہ کریں اور اُسی شہنشاہ اور ازلی اور ابدی بادشاہ کے کاموں اور صفتوں اور عادتوں اور خوبیوں کو جانیں جس نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے ہمکو اب تک زندگی بخشی اور اُسکی عزت کریں اور اُس کے چلن سبھاؤ کو اختیار کریں جو بذات خود کام کرتا اور بزرگ اور برتر ہے۔ شاہان قدیم کے وقت اور شاہیر زمانے کے ایام میں بہت ایسے انسان دنیا میں آباد تھے جنکو اُن کے وجود کی مطلق خبر نہ تھی اور نہ وہ جانتے تھے کہ انہوں نے کیا کیا اور نہ انکی زندگیوں پر انکی ہستی کی گواہی تھی جنہوں نے تواریخی علم کی بنیاد ڈالی اور جنہوں نے دنیا کو گذرے لوگوں کی سوانح عمریوں کے خاکے دیئے وہ پہلے گروہ میں سے نہ تھے جنکو زیادہ دنیا کی خبر نہ تھی۔ بلکہ یہہ خاص لوگ تھے جو انکے نزدیک رہتے تھے جنکو انہوں نے تواریخ کا مضمون بنایا۔ یہہ مورخین انکی زندگی کی تاثیروں سے متاثر ہوئے رہتے تھے۔ انہوں نے جو کچھ کسی اشخاص کی نسبت تحریر کیا مبالغہ کے ساتھ کیا اور یہہ انسانی تواریخ میں نقص ہے۔

اگر ہم اپنی زندگی کو ایک دفتر یا کاغذات کی کاپی تصور کریں تو ہم دیکھینگے کہ بہت سی زندگیاں آج موجود ہیں جن پر خدائے قادر کے کارہائے عظیم کی یادگاری نکس زندگی۔ اور اُس کی ہستی اور اُس کی فتوحات اور اُس کے چلن و رفتار کے نشان تک نہ تھے۔ وہ غالباً ان سے ایسے دور رہتے جیسے سکندر سے چینی اور جاپانی دور تھے اور وہ ایسے دور رہتے جیسے اکبر سے امریکن دور تھے۔ آج اگر ہم انکی زندگی کا مطالعہ کریں اور اگر ان زندگیوں سے ہم فرمانروائے قدرت کے صحرکوں کی نسبت اور اُس کی عنایات کی بابت کچھ دیکھنا چاہیں تو سوا انکی زندگی کی کاپی کے جسپر ہر جگہ خدا کے نہ ہونے کی گواہی تحریر ہے اور کچھ نہ پائینگے۔ اور اِس کے برعکس اگر ہم اُن زندگیوں پر غور کریں جنکو دعویٰ خدا کی بارگاہ میں بسنے اور اُس کی حضوری اور اُس کاموں کو محسوس کرنیکا ہے تو ہم پائینگے کہ جسقدر اُن کے حافظے کے میدان میں یادداشت کی تحریر ہو وہ عظیم ذات باری کے کاموں اور احسانوں وغیرہ پر بہت ہی کم روشنی ڈالتی ہے۔

راقم

پادری غلام مسیح

مراسلات

دھرم سالہ ضلع کانگڑہ میں آریوں کی گھاس پارٹی اور ماس پارٹی کے اجلاس

ماہ اگست کے آخری ہفتہ میں آریوں کی گھاس پارٹی کے ۳ دن جلسے ہوتے رہے اِس پارٹی کے لیڈر ماسٹر آتمارام صاحب امرتسری تھے۔ جو کہ نہایت لائق مہذب اور شائستہ آدمی ہیں۔ میں اُن کے تمام جلسوں میں حاضر ہوا کیا۔ کوئی ناجائز حملہ کسی غیر دین پر نہیں کیا گیا۔ آخری دن انہوں نے شام کا وقت عوام کے سوالات کے جواب دینے کا مقرر کیا تھا۔ ہندو مسلمان آریا سب میرے پیچھے پڑ گئے کہ تم روز جو ہمارے گلے کا ہار بنے رہتے ہو جو پوچھنا ہے اب پوچھو۔ میں نے کھڑے ہوکر نیوگ کا سوال پیش کیا۔ اور دیر تک اِس پر بحث ہوتی رہی۔ ماسٹر آتمارام صاحب نے فرمایا کہ:

نیوگ ویدوں میں نہیں۔ صرف منو کے شاستر میں ہے۔ یہہ ملکی اور قومی قانون ہے۔ کوئی شخص اِس کے ماننے پر مجبور نہیں۔ نیوگ صرف رنڈوا رنڈوے میں ہو سکتا ہے۔ جیسے کہ مسلمانوں یا عیسائیوں میں نکاح ہوتا ہے۔

یہہ آریہ لیڈر کے الفاظ ہیں۔ جو نوٹ کئے گئے ہیں سخت افسوس ہے۔ کہ یہہ لوگ وقت پر اپنے مسایل سے صاف انکار کر جاتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ماسٹر صاحب اپنے اخبار سنگاری میں اس بحث کا مفصل حال لکھینگے۔

بعد ۱-۲-۳ تاریخ ستمبر کو ماس پارٹی کے اجلاس ہوتے رہے جسکے لیڈر لالہ لاجپت رائے صاحب لاہوری ہیں۔ افسوس کہ وہ خود اِس موقعہ پر تشریف نہ لا سکے۔ نہ مجھے معلوم ہوا۔ کہ اُن کے بجائے اِن جلسوں کا کون لیڈر ہے۔ کیونکہ تمام لیڈر معلوم ہوتے تھے۔ یہہ لوگ مجھے پکے آریا معلوم ہوئے کیونکہ بڑے تیز۔ اور بدزبانی کرنے والے تھے انہوں نے سوالات کے واسطے صرف آدھا گھنٹہ رکھا تھا میں نے جھٹ اُٹھکر وہی نیوگ کا مسئلہ اِن کے ہاں بھی پیش کر دیا۔ لیکن جس بدتہذیبی اور بد دماغی سے انہوں نے جواب دیئے۔ دھرم سالہ کے لوگ بھی تھو تھو کرتے تھے۔ انکی طرف سے نیوگ کا ثبوت لوط کی کاروائی تھی۔ اور جب میں نے کہا کہ یہہ تو حرامکاری اور زناکاری ہے۔ تب چلا اُٹھے اور مجھے کہا کہ لکھدو کہ لوط نے زناکاری کی۔ میں نے جھٹ لکھکر اُن کے ہاتھ میں دیا۔ پھر میں نے کہا کہ اب اور ثبوت نیوگ کا کیا ہے۔ کیونکہ اِس مسئلے سے زناکاری اور حرامکاری بڑھتی ہے۔ کیا یہی وید مقدس ہے جنکی ایسی ناپاک تعلیم ہے۔ خیر تھوڑی باتیں ہونے پر انہوں نے جھٹ روک دیا کہ وقت ہو گیا۔ مجھے امید ہے کہ وہ آریہ گزٹ میں اس کا تذکرہ کرینگے۔ تب ضرورت ہوئی تو میں مفصل حالات لکھونگا۔ بشرطیکہ وہ پرچے میری نظر سے گذریں۔

اِن دونوں موقعوں پر امرتسر ٹمپرنس سوسائٹی نے خوب کام کیا۔ اور کامیابی بھی حاصل کی۔ میں مسٹر بنالال سکرٹری ٹمپرنس سوسائٹی امرتسر کو انکی کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ یہاں کے عیسائی مشن نے اِس موقعہ پر کیا کام کیا۔ تو جواب افسوس!!!!!!

راقم

واعظ

مسیح مصلوب

اور
قرآن اور انجیل برنباس

اہل اسلام کے پاس قرآن اور محمد صاحب کی صداقت کے ثبوت میں انجیل برنباس اعلےٰ درجہ کا ثبوت ہے۔ تعلیم یافتہ تو آجکل چنداں اسکی پرواہ بھی نہیں کرتے۔ گر جاہل محمدی جنہوں نے سوائے حافظ ولی اللہ اور وزیر خان کی تصنیفات کے اور کچھ نہیں دیکھا ہوا۔ وہ برنباس کی انجیل ہی کو پیش کیا کرتے ہیں۔ اگرچہ انہوں نے اپنی آنکھ سے انجیل برنباس کبھی نہ دیکھی ہو۔ دیکھنی کہاں سے ہے۔ ایک جعلی کتاب جو کسی مرتد عیسائی نے لکھ کر کسی کونے میں رکھ چھوڑی جسکا وجود عدم کے برابر ہے۔ اور مسیحی بھی جس سے واقف نہیں اس کا ذکر ہی لاحاصل ہے۔ مگر چونکہ مدتوں سے سنتے تھے اور واقفیت کسی کو نہ ہوئی ؛

حال میں عنوان مذکورۃ الصدر کا رسالہ جسمیں انجیل برنباس کے مضمون پر بحث کی گئی ہے۔ ڈاکٹر رجوجا جانی صاحب، سول سرجن چنبہ نے تصنیف کر کے پبلک کی نذر کیا ہے۔ اور ایک پرانے فریب جھوٹ اور دھوکا کو ظاہر کیا ہے ؛

اگرچہ یہہ ایک ۴۸ صفحہ کا چھوٹا سا رسالہ ہے۔ بلکن اس کے مضمون پر غور کرنے سے مصنف کی محنت اور لیاقت کا پتہ لگ سکتا ہے۔ اسمیں ذیل کے مضامین ہیں ؛

(۱) التماس مصنف (۲) دیباچہ (۳) قرآن کی وہ آیتیں جنمیں یسوع مسیح کے مرنے کا ذکر ہے اور انکی تفسیر (۴) قرآن کی وہ آیت جسمیں یہودیوں کے ہاتھ سے عیسٰے مسیح کے قتل اور مصلوب ہونے کا انکار ہے (۵) برنباس کی انجیل منقول از انجیل احمد (۶) فرا میرنو سے پہلے اس برنباس کی انجیل کی موجودگی کا کوئی ثبوت نہیں (۷) نہ صرف دین عیسوی برنباس کی انجیل کے برخلاف ہے بلکہ اس کا نفس مضمون بھی اسکو جعلی ثابت کرتا ہے۔ (۸) ضمیمہ ؛

ان مذکورہ مضامین پر اس رسالہ میں بحث ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ مصنف کو ان مضامین کے بیان کرنے کے واسطے کتنی کتب کا مطالعہ کرنا پڑا۔ تو حیرت ہوتی ہے مثلاً (۱) قرآن (۲) تفسیر قادری۔ (۳) تفسیر مواہب الرحمٰن (۴) تفریح الاذکیا فی احوال الانبیاء (۵) قرآن مترجمہ سیل صاحب (۶) خطبات سر سید احمد صاحب (۷) ڈاکٹر ہائٹ ہیمن صاحب کے لکچر (۸) انجیل احمد مصنفہ مسٹر سنو حامد ؛

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ بڑی محنت شاقہ سے یہہ رسالہ تیار کیا گیا ہے۔ مصنف نے عموماً سب پر خصوصاً مسیحی واعظین پر بڑا احسان کیا ہے کہ وہ مخالفین کو اس کے ذریعہ سے بخوبی جواب دے سکینگے۔ بشرطیکہ وہ اس کا مطالعہ کریں کیونکہ ہمارے واعظین نئی کتابوں کا دیکھنا ایک مصیبت سمجھتے ہیں۔ انکو بہت کم مطالعہ کا شوق ہے ؛ مصنف نے اپنی دریا دلی سے یہہ کتاب تصنیف کر کے اور چھپوا کر ڈیوینٹی سکول لاہور کی نذر کر دی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ انکو کوئی ذاتی فائدہ اس سے مدنظر نہیں۔ ۳ قیمت پر پرنسپل صاحب ڈیوینٹی سکول لاہور سے مل سکتی ہے۔ اب بھی اگر واعظین اسکو نہ خریدیں۔ اور اس سے فیض نہ پاویں۔ تو وہ جانیں۔ یہہ نعمت ہر ایک کے نصیب میں نہیں۔ عدم فرصتی کے باعث میں اس پر ریویو نہیں لکھ سکا۔ انشاءاللہ فرصت کے وقت مفصل ریویو لکھونگا ؛

(راقم واعظ)

انسان کا جسم رات بھر میں ایک پونڈ کم ہوجاتا ہے

اس کا سبب ان جزوں کا اخراج ہوتا ہے جو کاربونک ایسڈ کی شکل میں جسم سے خارج ہو جاتی ہیں اور انکا ایک بڑا حصہ بستر میں سما جاتا ہے۔ اس لئے جوں ہی کہ انسان سونے سے بیدار ہو توں ہی بستر کو دھوپ دکھنے کے لئے ہوا میں ڈال دے تاکہ پہلا کاربونک ایسڈ اس سے صاف ہو جائے۔ ورنہ صحت کو نقصان پہنچیگا اور جسمانی طاقت کو کم کریگا ؛

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم

میں امید کرتا ہوں کہ اس چند سطرہ مضمون کو نورافشان کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر راقم کو سرفراز فرمادینگے وہ یہہ ہے میرے ایک عنایت فرما اپنی تحریر کے ذریعہ سے لکھتے ہیں کہ "باوجودیکہ قرآن شریف الساحر معجزہ ہے جسکی مثل لانے سے تمام دنیا و مافیہا عاجز ہے اس پر بھی اگر آپ رسول اکرم کی رسالت سے انکار کریں میری تو رائے میں یہہ بغیر ہٹ دھرمی کے اور کچھ نہیں ہے" شاید میرے دوست قرآن شریف کی اس آیت کیطرف اشارہ کرتے ہیں کہ "ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صادقین" یعنی اگر تم قرآن کے منجانب اللہ ہونیکے شاکی ہو تو اسکی ایک سورۃ کی مانند بتلاؤ۔ مجکو اس آیت کی بابت بہت کچھ کہنا اور سمجھانا ہے۔ مگر پہلے اس سے کہ اس آیت کے منشا تحدی اور اس کے مفسرین کے اقوال اور فصحا و بلغا کے دلائل پیش کیجائیں ایک مختصر مقدمہ فصاحت و بلاغت کے معنی میں لکھنا ضروری ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ میرے محمدی احباب اس مختصر مضمون کو بلا اکراہ خود سے مطالعہ کرینگے۔ اور اس کمترین کو اس کی رکاکت و صداقت سے اطلاع دیا کرینگے ؛

مقدمہ؛ لغت میں فصاحت کے معنی خوش گوئی و تیز زبانی ہے۔ اور بلاغت کے معنی رسیدگی و چرب زبانی ہے۔ پس فصاحت مفرد اور کلام اور متکلم ان تینوں کی صفت ہو سکتی ہے۔ جیسا کلمہ فصیحہ و کلام فصیح و کاتب و شاعر فصیح۔ بخلاف بلاغت کے کیونکہ یہہ صرف کلام اور متکلم کی صفت ہو سکتی ہے اور بس ؛

پس فصاحت فی المفرد یہہ ہے کہ حروف متنافرہ اور غریبہ سے خالص ہو اور مخالف قیاس بھی نہو۔ اگر کلمہ میں ان تینوں میں سے ایک بھی پایا جائے تو وہ کلمہ فصیح نہیں بلکہ غیر فصیح ہوگا ؛

تنافر؛ ایک صفت ہے جو کہ کلمہ میں پائی جاتی ہے اور اسکے سبب سے کلمہ ثقیل اور عسیر النطق ہوجاتا ہے جسکے شامل ہے



ہو۔ غدایرہ مستشزرات الی العلی۔ فصل القاص فی مثنی ومرسل یعنی زلف آن برداشتہ شدہ بسوی بلند ہیلہ گم میشود موہہا مجتمعہ باشد میان موہہا بافتہ و نابافتہ۔

شاید اس شعر میں کلمہ مستشزرات میں تنافر ہے۔ کیونکہ زبان میں ثقیل اور عسیر النطق معلوم ہوتا ہے بعضوں نے خیال کیا ہے کہ منشاء ثقل اس کلمہ میں بوسط شین معجمہ مہموسہ مرخوہ ہے جو کہ تاء مہموسہ شدیدہ اور زاء معجمہ مجہورہ کے درمیان واقع ہے۔ اور بعضوں کے نزدیک اسکی زوال باعث ثقل ہوا ہے۔ مگر یہہ خیال خام ہے کیونکہ راء مہملہ بھی حروف مجہورہ میں لی گئی ہے پس لازم ہے کہ مستشزرت بھی متنافر ہو۔ اور اکثر کے نزدیک حروف اجتماع حروف متناسب المخرج سبب ثقل اور مفسد فصاحت کلمہ ہے۔ اور راقم کی رائے بھی یہی ہے؛

(نوٹ) میں نے عربی اشعار کا ترجمہ جو کہ فارسی زبان میں کیا ہے۔ اس لئے کہ فارسی میری مادری زبان ہے اُردو میں انکا ترجمہ میں نہیں کر سکتا۔

غریب اس کلمہ وحشیہ کو کہتے ہیں جو کہ غیر ظاہر الدلالت ہو اور معنی کے اور مانوس الاستعمال نہو اسکی دو قسم ہیں۔ اول قسم جسکی معرفت کیلئے علم لغت کی ضرورت ہوتی ہے جیسا تکاکاتم اور افرنقعوا؛

اور قسم دوم وہ جس کے سبب بعید کا تلاش کرنا پڑے جسکی مثال اس شعر میں ہے ومقلۃ وحاجبا مزججا وفاحماً ومرسناً مسرجا۔ یعنی ابرو فات ظاہر نمودہ مردمک چشم و ابروے باریک و دراز و موی سیاہ و بینی تابان مانند چراغ یا باریک و صاف مثل شمشیر سریجی؛

یہاں لفظ مسرج غیر مانوس الاستعمال ہے اور اسکی صحت کے توجیہ غیر مقبول الطبائع اختراع کئے ہیں کیونکہ صیغہ مفعول تشبیہ کیلئے موضوع نہیں ہے؛

خلاف (اس کلمہ کو کہتے ہیں کہ قانون مستنبط تتبع لغت عرب کے برخلاف ہو جسکی مثال اس شعر میں ہے الحمد للّٰہ العلی الاجلل۔ اجلل میں مخالفت قیاس ہے۔ کیونکہ قیاس کی مقتضی یہہ ہے کہ دونوں لام میں ادغام ہو اور جلل یہاں بغیر ادغام آیا ہے + باقی آئندہ۔

الراقم
سلطان محمد ہیڈ مولوی ہائی اسکول کرائسٹ چرچ ایس۔ پی۔ جی مشن کانپور

جے۔ این سیل صاحب کا نقل مکان

اے کمبخت! ظالم بے حیا ملک الموت تجھے شرم نہیں آتی اور نہ کسی کے بنتے بگڑتے کا خیال۔ کیا ہی منحوس اور افسوسناک ہے یہہ گھڑی کہ آج ہم ایک فخر قوم اور غیر اقوام کے سرتاج سرکار کے خیر خواہ کی بیوقت موت کا ذکر ناظرین اخبار ہذا کو سنانے بیٹھے ہیں۔ ہمارے اہل وطن بھائی جے۔ این سیل صاحب کے اسم گرامی سے واقف ہو گئے۔ صاحب مرحوم شرقی بنگالہ کے رہنے والے تھے۔ اوائل عمر میں ملک فارس کے ایک کروڑپتی تاجر کے مصاحب ہو کے تمام ممالک ایشیا کی سیر کی اور اس سیاحی میں لاکھوں کھاروحوں کو خداوند کا کلام سنایا۔ آپ نے اپنے فرائض منصبی کو بخوبی طور پر انجام کو پہنچایا بعد ازاں واپس ملک ہند ہوکے آپکی واپسی پر ممالک متوسط نے فائدہ کثیر اوٹھایا۔ کچھ برسوں کے بعد احسن معبود حقیقی نے آپ کے دل میں یہہ بات ڈالی کہ آزاد ہو کے انجیل شریف کی بشارت دیں آپ اپنے تمام کاروبار کو خاک میں ملا کے اور فوراً مکتی فوج میں داخل ہو گئے آپ نے امریکن افسر کپتان کاشلی صاحب کے شریک ہو کے صوبہ راجپوتانہ میں سالویشن آرمی کے کام کو کھولا۔ یہاں فضل ایزدی سے وہ کامیابی ہوئی کہ کرنل بنیٹر صاحب نے گجرات ڈویژن میں طلب فرما کے اپنا پرنسپل اسسٹنٹ بنایا۔ ایک عرصہ بعد دلیگشن بوتھ کمانڈنگ افسر مکتی فوج امریکہ سے مختلف الرائے ہو کے تیسرہ وحشیانہ ربانی کی پاک رسومات کو مقدم اور مسیحی مذہب کی بنیاد جانکے بجائے اپنے ہمراہی اور ماتحت افسر کے سالویشن آرمی سے کنارہ کش ہو گئے۔ چرچ آف انگلنڈ کے چیپلن صاحب نے انکی سفارش ایس۔ پی۔ جی مشن لوکر کے فورڈم مشن سکول میں ہیڈ ماسٹری پر سرفراز فرمایا صاحب مرحوم نے مناسب نہ سمجھا کر اپنا بارگس مشنری سوسائٹی پڑالیں دو برس کے بعد مستعفی ہو کے اخبار معین الہند کے اڈیٹر مقرر ہوئے اس کے بعد صوبہ راجپوتانہ میں وہ کار روائیاں اور اپنی زبردست قلم کے وہ جوہر دکھلائے کہ حکام برٹش و عموم الناس عش عش کرنے لگے باشندگان راجپوتانہ کا یہہ قول بہت ہی قابل تحسین ہے کہ سیل صاحب کے ہاتھ چومنے کے قابل ہیں۔ برٹش گورنمنٹ بھائی مرحوم کی قابلیت کو کبھی فراموش نہ کریگی۔ صوبہ راجپوتانہ کی ہسٹری میں آپکا نام ہمیشہ جگمگاتا رہیگا۔ آپ ایک عرصہ تک راجپوتانہ گزٹ کے اڈیٹر بھی رہے تھے (جیسا کہ انڈین ڈائرکٹری سے معلوم ہوتا ہے) اخیر وقت میں شاہ عالم پناہ دربار دہلی سنہ ۱۹۰۳ء کی شراکت کے بعد ملک روس کو روانہ ہوئے تھے یہاں کی سیاحی کو ختم کر کے واپس ملک تبت ہوئے۔ یہاں صرف ایک ہفتہ ہی قیام ہوا تھا کہ ہمارے منجی کو آپکی خدمات کی ضرورت عرش معلے پر پڑی۔ فوراً آسمانی دربار کی جانب سے ایک خاص ممبر کو بھیجکے ایک آن کی آن میں طلب کر کے آسمانی پارلیمنٹ کا ممبر بنا لیا حق تو یہہ ہے کہ آسمان نے رشک کھایا فوراً صاحب مرحوم کو زمین نے اپنی آغوش میں چھپا لیا؛

امید ہے کہ کوئی بھائی صوبہ راجپوتانہ وصوبہ متحدہ کے صاحب مرحوم کی مسیحی صفات کا ذکر کرینگے۔ یہہ چند سطور اندوہناک راقم کے پیارے دوست مسٹر شاہ فیروز شاہ نے ایک پرائیویٹ لیٹر میں ملک ہند کے مسیحیوں کی آگاہی کے لئے لکھ بھیجے ہیں۔ مسٹر شاہ فیروز شاہ صاحب مرحوم کے ہمراہ روس سے تبت تک آئے اور آجکل لاسہ میں مقیم ہیں؛

راقم
خداوند کا بندہ
بی۔ این۔ کشمیری۔ از ڈاڈر

تبت کا معاہدہ

۷ ستمبر۔ آج پوٹالا کے بڑے ہال میں عہدنامہ برطانیہ دستخط کیا گیا۔ دربار میں کرنل ینگ ہسبنڈ اور اُس کا اسٹاف جنرل میکڈونلڈ اور اس کا اسٹاف۔ قریب ساٹھ افسران۔ دو سو رسالہ۔ تبت کے بڑے بڑے افسران۔ امبان بھوٹان کا ٹونگسا پنلوپ۔ نیپال کا ریذیڈنٹ۔ اور زاہدوں کا ایک جم غفیر حاضر تھا۔ اِس سڑک پر جو پوٹالا کو جاتی ہے رسالے کھڑے تھے۔ ہم پتھر کی ایک بڑی سیڑھی سے اُوپر چڑھ گئے اور ایک تاریک پھاٹک میں داخل ہوئے اور تنگ و تاریک راہ گذروں سے گذر کر ہم ایک بڑے ہال میں داخل ہو گئے جسمیں اوپر سے روشنی آتی تھی۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ یہہ ہال کسی وقت بڑے نقش و نگار سے مرصع تھا دیواروں پر علامتی تصاویر منقش ہیں۔ ہال کے ستونوں پر رنگین کندہ تصاویر ہیں۔ تخت کے اوپر ایک سائبان ریشم کا تھا جسپر اژدھوں کی شکلیں بنی ہوئی تھیں مگر اِس کے پردے جابجا مدہم اور بے رنگ پڑ گئے تھے اور شیران تبت اور بھوٹانیوں اور نیپالیوں کی پوشاکوں سے کمرہ جگمگا رہا تھا۔

پیش ازاں کہ کارروائی علانیہ عمل میں آوے اہل تبت نے جل پان۔ اور چاء اور پھل تقسیم کئے۔ کرنل ینگ ہسبنڈ نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ اہل تبت عہدنامہ پر دستخط کرنیکو راضی ہیں۔ ترجمان نے بآواز بلند عہدنامہ پڑھ سنایا اس کے بعد اِس پر مہریں لگائی گئیں۔ شیران اور تین خانقاہوں کے مہنتوں اور امبان کرنل ینگ ہسبنڈ نے اُسپر دستخط کئے۔ عہدنامہ انگریزی اور تبتی اور چینی زبان میں ایک بڑے تختہ کاغذ پر لکھا ہوا ہے۔ اہل تبت نے متعصبانہ وجوہات سے انکار کیا کہ ہم کسی ایسے عہدنامہ پر دستخط نہیں کرتے جو ایک سے زیادہ کاغذ پر لکھا ہوا ہو اور مہروں کے واجب طور پر اور مناسب جگہ پر لگانے کے بارے میں نہایت محتاط تھے۔ یہہ تجویز آگے ہی سے ہو چکی تھی کہ بتی فوٹوگراف کے ذریعہ سے اس نظارہ کی تصویر لیجاوے بجلی کی روشنی سے زاہدوں (راہبوں) کے درمیان ایک حیرانگی پیدا ہو گئی تھی مگر نیپالیوں اور بھوٹانیوں کے قہقہہ نے جو تہذیب میں ترقی کر رہے ہیں اُنکو مطمئن کر دیا۔

چونکہ عہدنامہ کی پانچ نقلیں تھیں جنپر دستخط کرنی اور مہریں لگائی جاتی تھیں اِس لئے اس میں بہت دیر لگی۔ زاہد لوگ جو پہلے نہایت ہی محو ہوکے خاموشی سے بیٹھے یا کھڑے تھے بداِس وجہ بہت تھک گئے تھے۔ وہ اب برٹش افسروں کے سامنے ہی ہال میں قہقہہ مارتے اور سپاریاں اور پھل کھاتے اور اُس کے چھلکے اور گودے فرش پر پھینکتے ہوئے اِدھر اُدھر ٹہل رہے تھے جب عہدنامہ پر دستخط مہریں ہو چکیں تو سب لوگ اپنے اپنے مکان پر بیٹھ گئے تب کرنل ینگ ہسبنڈ نے ذیل کی تقریر کی جسکو حاضرین نے بڑی توجہ سے سنا۔

"عہدنامہ پر اب دستخط ہو چکی ہے۔ اور اب ہمارے درمیان باہم مصالحت ہے۔ تمام گذشتہ غلط فہمیوں کا اب خاتمہ ہو گیا ہے اور آیندہ کی باہمی نیک تعلقات کی بنیاد قائم ہو گئی ہے عہدنامہ کے رو سے سلطنت برطانیہ تمہارے مذہب کے درمیان ذرہ سی بھی مداخلت نہ کریگی۔ انہوں نے تمہارے ملک کے کسی حصہ کا اپنی سلطنت میں الحاق نہیں کیا ہے انہوں نے تمہارے اندرونی معاملات میں کسی قسم کی دست اندازی کرنیکی سعی نہیں کی ہے اور چینی سرکار کے اختیار کے تواتر کو پوری پوری طور پر پہچان رکھا ہے۔ انہوں نے صرف اس امر کے یقین دلانیکی توقع کی ہے کہ تم اِس عہدنامہ پر قائم رہو جسکو امبان نے ۱۸۹۰ء میں کیا تھا۔ اور کہ وہ تجارتی تعلقات جو ہند اور تبت کے درمیان ہیں اور جو تمہارے واسطے بھی ویسے ہی مفید ہیں جیسے ہمارے واسطے وہ ویسے ہی قائم کئے جانے چاہئے جیسے سلطنت چین کے ہر ایک دیگر حصے اور دنیا کے دیگر ممالک میں سوائے تبت کے قائم کئے گئے ہیں۔ اور کہ برطانوی وکلا کے ساتھ آیندہ کو بڑی عزت اور حرمت سے سلوک کیا جاوے اور کہ تم دیگر ممالک کے حق میں اپنی اباکی حکمت عملی سے تجاوز نہ کرو گے

"میں سلطنت برطانیہ کیطرف سے ہوکے تمسے وعدہ کرتا ہوں کہ ہم اِس عہدنامہ کی جو اب کیا گیا ہے بڑی ہی تاکید اور زور کے ساتھ تعمیل کرینگے اور تمکو بھی تنبیہہ کرتے ہیں کہ تم بھی اِس پر نہایت ہی تاکید کے ساتھ عمل کرو۔ اور اگر اِس میں کسی قسم کا نقض واقع ہوا تو اُسکا بڑی سختی کے ساتھ اسکی سزا دیجائیگی۔ اور اگر تجارت میں کسی قسم کا خلل ہوگا یا برٹش رعایا کی بیحرمتی اور اُس کا نقصان ہوا تو اِس بات کا نوٹس لیا جائیگا۔ اور تم سے اُس کا معاوضہ لیا جائیگا۔

"جب تم ہند میں آتے ہو تو ہم تمسے اچھا سلوک کرتے ہیں۔ ہم تمہارے سوداگروں سے ایک روپیہ بھی ٹکس کا نہیں لیتے۔ ہم تم میں سے ہر ایک کو اجازت دیتے ہیں کہ ہند میں جہاں چاہو سیر کرو اور رہو۔ ہم بدھ مذہب کی قدیم عمارتوں کی حفاظت کرتے ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ جب ہم تبت میں آویں تو تم ہمسے بھی ایسی ہی عزت اور لحاظ سے پیش آؤ گے جیسے کہ ہم تمسے ہند میں پیش آتے ہیں۔ جبکہ تم نے اپنے عہدنامہ کی شرایط کو مدنظر نہیں رکھا اور برٹش راج کو بیعزت کیا تو ہم تمکو خراب دشمن نظر آئے۔ اگر تم اِس عہدنامہ پر عمل کرتے رہو گے اور تہذیب سے ہمارے ساتھ برتو گے تو تم ہمکو ویسا ہی نیک دوست معلوم کرو گے۔ میں توقع کرتا ہوں کہ یہہ صلح جو اس وقت ہمارے درمیان قائم کی گئی ہے ہمیشہ تک باقی رہیگی اور ہم پھر کبھی بھی اِس بات پر مجبور نہ کئے جائینگے کہ ہم تمسے پھر دشمنوں کی طرح سلوک کریں۔

"صلح کی پہلی نشانی یہہ ہے کہ میں جنرل میکڈونلڈ سے عرض کرونگا کہ وہ تمہارے تمام اسیروں کو رہا کر دے۔ اور میں تمہاری طرف سے بھی اِس بات کا متوقع ہوں کہ تم اُن سبکو آزاد کر دو گے جو اِس سبب سے قید کر لئے گئے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ معاملہ رکھتے تھے۔"

اِس تقریر کا لفظ بلفظ ترجمہ کر دیا گیا تھا اور شیران نے سر ہلا کر اِسکو منظور کر لیا۔ آخر میں کرنل ینگ ہسبنڈ نے امبان کا اسکی امداد کے لئے جو اُس نے ینگ ہسبنڈ کی کی تھی شکریہ ادا کیا۔ (سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور)

رسالہ ابطال مرزا یعنی ضربتہ عیسوی پر ریویو

یہہ رسالہ ریویو کے واسطے میرے پاس پہنچا ہے۔ اسکا شروع سے آخر تک مینے مطالعہ کیا ہے۔ اسمیں مرزا غلام احمد قادیانی کے بعض فاسد خیالات کا ابطال کیا گیا ہے اور یہہ بعض خیالات مشتے نمونہ از خروارے مرزا کے تمام خیالات کا پورا پورا موازنہ کرتے ہیں۔ رسالہ مذکورہ میں مصنف نے اپنا نام نامی گمنام رکھنا پسند کیا ہے۔ لیکن آپ کے کلام معجز نظام سے کون بہرہ ور نہیں ہے؟ آپ تو عیسائی مبارزوں کے سر آوردہ ارکان میں سے ہیں اور بمصداق ع ہر گلِ را رنگ و بوے دیگر ست۔ یہہ بیساختہ ہمکو کہنا پڑتا ہے کہ اس تحریر میں جو رنگ رنگا ہے اور جو خاکہ خیالات کا قلم جادو رقم نے کاغذ پر اتارا ہے مسٹر اکبر مسیح کا ہی نقشہ نظر آتا ہے۔ آپکی انشا آپکی تحقیقات علمی آپ کے معلومات علوم الہیٰ آپ کے استدلالات اور ذہانت اور جودتِ طبع پر از خود رفتہ ہو ناہی اور تحسینی کلمات کہنے ہی پڑتے ہیں چشم ما روشن دلِ ما شاد۔ آپنے نہ صرف خلق اللہ پر بلکہ خصوصاً مرزا پہ بڑا ہی احسان کیا ہے اور اُسکو غیر واقعی حقائق کو حقائق واقعی سمجھ لینے میں اور حقائق واقعی کو غیر واقعی تسلیم کر لینے میں خوب ہی قابل تعریف سبق پڑھایا ہے۔ کسی مضمون کے شروع کرنے میں یہہ ضروری امر ہے کہ لکھنے والا سنجیدگی و متانت اور صدق دلی اور حق پسندی کو ہمیشہ ملحوظ رکھے۔ لیکن جو مصنف اِس اصول کو نظر انداز کر کے یہہ غرض دلمیں رکھتا ہے کہ ٹکسال یہ بجاے کے چٹا شاہی کے کھوٹے سے کلام لیکر اپنی شہرت کا سکہ چلاوے اور پڑھنے والونکی آنکھوں میں خاک ڈالکر جھوٹ سے کام لے تو یہہ بطور مسلمہ سمجھو کہ وہ بڑا گدھا ہے جو شیر کی کھال میں خلق اللہ کو دھوکہ دیتا ہے اور اُسکو ضرور ہی زک اٹھانی پڑیگی کیونکہ جھوٹ کا تسلط دیرپا نہیں ہے سو دن چور کا ایک دن سادھ کا ہوا کرتا ہے قبل از مرزا پنڈت دیانند نے بھی وتیرہ اختیار کیا اور ایک ایسا عنوان اعتراضات کا دیگر مذاہب پر جمایا جو سہواً غلط فہمی پر نہیں بلکہ عمداً غلط بیانی پر مبنی تھا۔ علیٰ ہٰذا القیاس مرزا جی نے بھی یہی شیوا اختیار کر رکھا ہے اور جھوٹ کی تبلیغ کو اپنا شعار بنا رکھا ہے اور نہیں جانتے کہ ع

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کاین رہ کہ تو میروی بترکستان است

مرزا میں ایک اور نقص ہے وہ اپنے معلومات کی وسعت پر اتنا نازاں ہے اور اُسکی گویائی میں اس قدر نخوت و غرور و تکبر پایا جاتا ہے کہ بجائے ہر تن موے صدائے من نیم و من نیستم اور این قدر دانستم کہ ہیچ ندانستم وہ یہی راگ الاپتا رہتا ہے کہ ہمچو من دیگرے نیست اور میں چنیں ہوں اور چناں ہوں اور طرفہ تر یہہ ہے کہ پرانے مرثیہ خوانوں کی طرح دو چار بسورے اور سوز خوان بھی آپ کا ساتھ دیتے رہتے ہیں جو آہ! واہ! حق اللہ کا نعرہ بلند کرتے اور آپکی لاف زنیوں کی تائید میں ہم آہنگ ہوتے ہیں۔ چنانچہ برعکس نہند نام زنگی کافور حضور اقدس۔ امام۔ حضرت وغیرہ ناموں سے یاد فرماتے رہتے ہیں۔ اور مرزا کی بناوٹی تاویلوں کی تائید میں دو سرو نکو ڈاٹتے رہتے ہیں ؏

مسٹر اکبر مسیح نے مرزا جی کے طبعزاد اور من گھڑت خیالات کی خوب ہی درگت بنائی ہے اور آپکی غلط بیانی کو طشت ازبام کیا ہے اور بحث میں مرزا سے ایسے الجھے ہیں اور اُس کے دام تزویر کے الجھن میں اُسکو خود ایسا الجھہ کچھہ کر ڈالا ہے کہ قافیہ بالکل تنگ اور خلاصی مشکل ہے؏ فہرست مضامین جو اس رسالہ کے پشت میں درج ہے اسمیں بحث کی تفصیل درج ہے اور یہہ ضروری نہیں کہ ریویو میں اُسکو دھرایا جاوے؏

پہلا رسالا در بارہ بحث عصمت انبیا ہے؏
دوسرا تحقیق معنی استغفار و ذنب پر ہے؏
تیسرا عصمت مسیح از قران و حدیث؏
چوتھا۔ " " از اناجیل معہ رد شبہات؏
پانچواں۔ موت و بعثت مسیح؏
چھٹا۔ مرزا کا خبط کشمیر افشا کے راز مزار خان یار؏
ساتواں۔ مرہم رسل؏

عصمت کی بحث میں مرزا کی تاویلات کو کسی پہلو سے بھی منقولی یا معقولی۔ حدیثی یا تفسیری یا لغت کی سند یا سیاق و سباق عبارت کی شرط کے لحاظ سے یا مرزا کی اپنی تجویز کردہ شرائط کے لحاظ سے صحیح قایم ہونے نہیں دیا ہے بلکہ یہہ جتا کر کہ دروغ گو را حافظہ نباشد مرزا کو اپنے ہی منہ سے باطل ٹھہرایا ہے سچ ہے ع تا مرد سخن نگفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد۔ بحث مذکورہ میں الفاظ جرم۔ گناہ۔ خواہی جرم استغفار۔ ذنب۔ ظلم۔ عصیان پر سے مرزا کے بگاڑنیوالے حاشیوں کو اُٹھا ڈالا ہے اور لسان العرب اور لسان القادیان کے ضد میں لسان القران پیش کیا ہے۔ تو ثیب معصوم میں جمہور اہل اسلام کا اتفاق اِس امر میں ظاہر کیا ہے کہ عصمت علاوہ خدا کے تعالیٰ کا ایک فضل ہونے کے انسان کے اختیار کو بھی بر قرار رکھتا ہے کہ وہ فرمانبرداری پر پیش قدمی کرے اور گناہ سے رک جاوے۔ مسٹر اکبر مسیح نے صاف صاف دکھایا ہے کہ اِس مفہوم میں سارے قران میں ایک آیت بھی نہیں جو بطور نص قاطع عصمت انبیا پر دال ہے سوائے حضرت مسیح کے بلکہ خطارا آدم فخطارت ذریتہ کے حکم میں سب کے سب سوائے مسیح کے داخل ہیں اور مسیح کا مرتبہ یہاں تک بلند ہے کہ وحی یوم ولادت سے صرف اُسیکو پہنچی ہے۔ جب قران و حدیث اِس حقیقت پہ کھلے لفظوں میں شہادت دے رہے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ تاویلات کے رنگ میں پھر بھی عموماً مسلمان عصمت انبیا کا راگ الاپتے چلے آتے ہیں! میرے خیال میں اہل اسلام کا ابتدائی زمانہ جہالت کا زمانہ تھا جسمیں قدرت پرستی واقع ہوئی اسوقت انہوں نے تحقیق سے کام نہیں لیا بلکہ تحقیق و تدقیق کی جگہ ایک عزیز بت کو اپنا حرز جاں بنا رکھا تھا اور وہی آبائی خیال نسلاً بعد نسلٍ رواج پایا گیا ہے۔ لیکن اب تو روشنی کا زمانہ ہے اور امان برٹینیا سب پر اپنا سایہ عاطفت ڈالے ہوئے ہے۔ ابتو مسلمانوں کو نکتہ چینی اور تحقیق سے کام لینا چاہیے۔ مسلمانوں اور عیسائیوں میں عصمت مسیح کا مسئلہ علاوہ دیگر امور کے بڑے بہرے اور بچے نہ کے حافظ والی علامت ایز

صلح کلی اتحاد کا۔ حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص و عام
با مسلماں اللہ اللہ با برہمن رام رام۔ باعث ہو سکتا ہے۔
اہل اسلام کو چاہئے بلکہ یہہ اپنا دینی فرض سمجھیں کہ وہ مسیح کے درجہ اور مرتبہ پر جو کسی اور نبی یا رسل کو قرآن میں حاصل نہیں فکر و خوض کریں جب آنحضرت خود پہلی کتابوں کے ماننے والے تھے مصدق لما معہم اور انجیل کے نزل الیک الکتاب بالحق مصدقاً لما بین یدیہ وانزل التورات والانجیل من قبل ھدیً للناس۔ اور جب عیسیٰ ابن مریم کو دیگر تمام مخلوقات سے قرآن نے تو باتوں میں ممتاز مانا ہے جسکو سر ولیم میور صاحب نے کمال فصاحت اور صراحت کے ساتھ قرآن کے نصوص سے ثابت کیا ہے تو کیا یہہ ہر ایک موجودہ مسلمان کے نزدیک قابل توجہ بات نہیں ہے کہ محمد صاحب خود بھی تھے؟ اہل یہود نے تو مسیح کو رد کیا لیکن محمد صاحب نے رد نہیں کیا ہے؟ ہاں البتہ انہوں نے جیسا ان کتابوں کی تعلیم کو سمجھا ویسا ہی قرآن میں درج کیا تو کیا یہہ مناسب نہیں ہے کہ آپ لوگ بھی محمد صاحب کے نمونہ پر چلکر اور موجودہ روشنی کی امداد میں اہل کتاب کا مطالعہ کریں اور حقیقت کو دریافت کریں؟ مسٹر اکبر مسیح یہہ سوال پیش کرتے ہیں کہ کیوں مسیح سے قرآن میں ذنب کا لفظ منسوب نہیں ہوا جسطرح دیگر انبیاء سے منسوب ہوا اور کیوں مسیح نے استغفار نہیں کیا جسطرح اور نبیوں نے کیا؟ پھر اگر استغفار غفر سے نکلا ہے جس کے معنے ہے ڈھانکنا تو صرف گناہ کا ڈھکنا مغفرت ہو سکتا ہے؟ یہہ امر بھی محمدیوں کے لئے قابل تفتیش ہے کہ گناہ ڈھکے کسطرح اور محسوب بھی نہ ہو؟ کیونکہ ڈھک جانا سزا کے تیر کے سامنے گویا ڈھال ہو جانا ہے، اور جب تمام اولوالعزم پیغمبر بمعہ آنحضرت کے تمام بنی آدم کے ہمزبان ہو کر استغفار کرتے اور اپنے ذنوب کا اقرار کرتے ہیں اور جب قرآن و حدیث صرف مسیح کی عصمت کے شاہد ہیں۔ تو شافع المذنبین ہونیکا صرف وہی اکیلا حق رکھتا ہے کیونکہ باقی سب کے سب مذنب ہیں لیکن مسیح اکیلا مذنب نہیں ہے۔ یہہ بات واقعی مسلمانوں کے لئے قابل توجہ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ مرزا نے خود اس تعجب خیز حقیقت پر غور کیا ہے لیکن مسیح کی مخالفت میں سفید کو سیاہ اور سیاہ کو سفید بتایا ہے اور حیرت زدہ ہو کر فرماتے ہیں کہ "اہل اسلام نے حضرت عیسیٰ کو حد سے زیادہ بڑھا دیا یہاں تک کہ بعض نے کہا کہ وہ فرشتہ ہے انسان نہیں اور بعض نے کہا کہ وہ ایک کلمہ اور روح اللہ ہے اس صفت میں اس کا کوئی شریک نہیں اور بعض نے اس پر اور حاشیئے چڑھا کے اور کہا کہ وہ ایک الگ مخلوق ہے جو فرشتوں سے بڑھکر ہے کیونکہ ملائک تو عرش پر نہیں جا سکتے مگر وہ عرش پر بیٹھا ہے۔ کیونکہ خدا تعالے کی طرف اُس کا رخ ہوا اور خدا عرش پر ہے پس وہ ہر ایک فرشتہ اور ہر ایک مخلوقات سے افضل ہے یہہ تو بعض علما کا قول ہے مگر صاحب کتاب الانسان کامل عبد الکریم نے جو متصوفین میں سے ہے اس بارے میں حد ہی کر دی اور کہا کہ تثلیث ایک معنے کے رو سے حق ہے اور اس میں کچھ حرج نہیں اور جیلے ایسا ہے اور ایسا ہے بلکہ اس طرف اشارہ کر دیا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی مخلوق ہی نہیں ہے" (نور الحق ص ۴۹) جس پر مسٹر اکبر مسیح اپنے کلام سحر نظام میں جسکو پڑھکر غالباً مرزا اور اُن کے چیلے چانٹے بھی لٹو ہو جاتے ہوں گے یوں فرماتے ہیں کہ "کیا حیرت کہ جب انہوں نے دنیا میں ایک ایسے فوق الانسان وجود کا مشاہدہ کیا جو قدرت الہیہ کا ایسا بین مظہر تھا اور اسکو ایسے روحانی اوج اور بلندی پر دیکھا جس تک کوئی مخلوق کبھی پہنچ نہ سکا اور جس کے اوپر سوائے خالق کونین کے کوئی نظر نہیں پڑی تو اُن کی نگاہ خیرہ ہو گئی اور بیخودی کے عالم میں جہاں مناظرہ و مکابرہ اپنے تئیں گم کر دیتا ہے یہہ لوگ وہ کچھ کہہ گئے جو کہہ گئے اور کیونکر نہ کہتے؟ انکو تو خدا لگتی کہنی تھی عیسائیوں کی ضد میں اپنا ایمان برباد کرنا منظور نہ تھا۔ آپ کو اس کا صدمہ ضرور ہے مسیح کی یہہ عظمت و شان دیکھکر تم کو جو اپنے تئیں مثیل مسیح کہتے ہو اپنی ذلیل و خوار ہستی سے کیسی گھن آتی ہوگی؟ کیا عجب کہ تمہارے سینے میں کینے کی آگ بھڑک اٹھی اور مغز استخوان کو جلائے ڈالتی ہے۔ اس حسد کا علاج تو سعدی نے بتلایا ہے۔

بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجیست
کہ از مشقت او جز بمرگ نتواں رست

باقی آیندہ

اختر ایچ گولک ناتھ

کرسچن اینڈیور

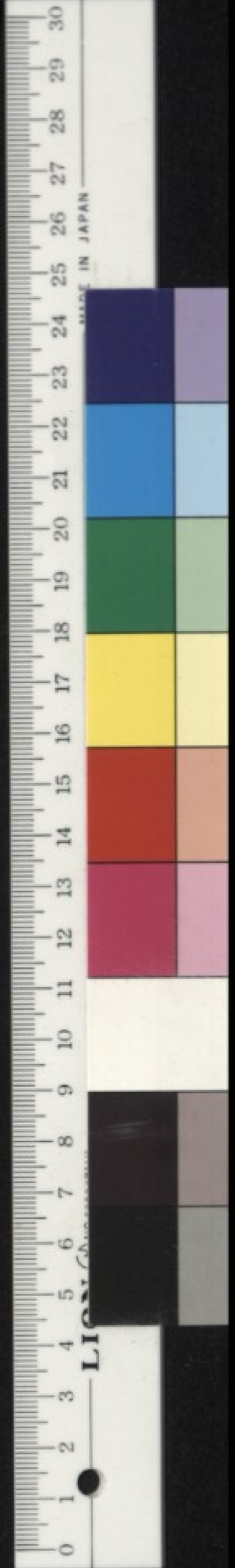
ستمبر ۲۶- انبیاء اور ان کا مدرسہ　۲ سلاطین ۲: ۵-۷
" ۲۷- سموئیل کی تیاری　۱ سموئیل ۳: ۱-۲۱
" ۲۸- داؤد　۱ سموئیل ۱۶: ۱-۱۳
" ۲۹- تیاری کا ایک ضروری حصہ　امثال ۴: ۱-۷
" ۳۰- تیمتھیس کی تیاری　اعمال ۱۶: ۱-۳ ۲ تیمتھیس ۳: ۱۴، ۱۵
اکتوبر ۱- یوحنا مرقس کی تیاری　اعمال ۱۳: ۵　۲ تیمتھیس ۴: ۱۱
" ۲- اتوار۔ مضمون۔ ہم اوروں کی جانب کشش ہونے کیلئے کیا تیاری کر رہے ہیں؟

کرسچن اینڈیور کا اصل مطلب یہی ہے۔ کہ اس کے ذریعے سے اس کے ممبر مسیح کے کام کے لئے تیار و مستعد ہو جائیں مسیح نے صاف کہا کہ میرے کام میں مصروف رہنا یہی میری پیروی کا نتیجہ ہے۔ مرقس ۱: ۱۷ جو مسیح کا سچا پیرو ہے۔ وہ ہرگز خالی ہاتھ نہ بیٹھے گا۔ بلکہ بھائی بندوں کو اپنے نجات دینے والے کے پاس لے آنے کی کوشش میں سرگرم رہیگا۔ اس ہفتے کے مضامین سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس مبارک کام کے لئے کسطرح کی تیاری ضرور ہے۔ یعنی

۱ از خود خدا کی آواز سننا اور پہچاننا اور آپ ہی اس کے تابع بنجانا ۱ سموئیل ۳: ۷ و ۱۰ و ۲۱ - ۲ کرنتھیوں ۵: ۸؛

۲ روحانی تیل یعنی روح القدس کی معموری سے ممسوح ہونا۔ ۱ سموئیل ۱۶: ۷ و ۱۳ و اعمال ۱: ۸؛

۳ جو دانائی مسیح اور اس کے کلام کے سیکھنے سے پیدا ہوتی ہے اسکو حاصل کرنا۔ امثال ۴: ۷ و ۱۱؛ ۲ و مرقس ۱۱: ۲۹؛



۴ بڑوں کے ساتھ کام کرنا تاکہ اُنکی مدد اور تجربے اور نمونے سے ہمکو رہنمائی حاصل ہو۔ اعمال ۱۶: ۱-۳۔ ۲ تمطاؤس ۳: ۱۰ و ۱۱ و ۱۴ ؛

۵ تحمل اور وفاداری کا عادی ہوجانا۔ پہلے پہل مرقس سفر کے خطروں اور تکلیفوں کے ڈر کے مارے بھاگ گیا اعمال ۱۳: ۱۳۔ لیکن برنبا کی ہمدردی اور تحمل اور مدد سے وہ آخر کار مسیح کا وفادار اور بہادر سپاہی بنگیا ۲ تمطاؤس ۴: ۱۱ ؛ ۱۰ و ۲: ۳ فلیپیوں ۱: ۲۹ خدا کرے۔ کہ کرسچن اینڈیور کی ہر ایک شاخ انبیازادوں کا مدرسہ بنجائے ؛

جواب طلب سوالات۔ ۱ کیا میں مسیح کے کام کے لئے تیاری کر رہا ہوں ؟ ۲ کیا میں اوروں کی تیاری میں مددگار ہوں ؟

واقعات و کوائف

سوئیٹزرلینڈ میں ایک کاریگر نے ایسی گھڑی بنائی ہے جسے بولتی گھڑی کہیں تو بجا ہے۔ اس کے اندر ایک چھوٹی ربڑ پلیٹ پر فونوگراف کے اصول سے آوازوں کے نشان بنائے گئے ہیں۔ اور ہر ایک گھنٹے پر گھڑی کے اندر سے زور کی آواز نکلتی ہے۔ کہ "ایک بج گیا"۔ "دو بج گئے" وغیرہ یہہ آواز چھہ گز کے فاصلے تک بخوبی سنائی دیتی ہے ؛

ماہ دسمبر میں دہلی سے بمبئی تک موٹر کاڑیوں کی دوڑ ہوگی۔ یہہ گاڑیاں گیس کی طاقت سے چلائی جاتی ہیں ــ مہاراجہ صاحب میسور نے مقابلے کے لئے ایک قیمتی پیالہ تجویز کیا ہے۔ اور یہہ اُس شخص کو دیا جائیگا جس کی گاڑی صحیح سلامت بمبئی پہنچیگی۔ اور مہاراجہ صاحب کپورتھلہ اسی قسم کی اُس گاڑی کے لئے انعام دینگے جو ہندوستان میں سب سے بہتر ثابت ہو۔ ان کے علاوہ اور انعام بھی دیئے جائینگے۔ اس کام کے لئے ایک کمیٹی قائم ہوئی ہے۔ اور راستے کے نقشے تیار کئے گئے ہیں ؛

عجائبات دریا میں سے ایک اُڑنے والی مچھلی بھی ہے۔ جو ہوا سے لے کر ۱۵ انچ تک لمبی ہوتی ہے۔ اور پانی کی موجوں سے اُٹھ کر ہوا میں اُڑ سکتی ہے مگر چڑیوں کی طرح جدہر چاہے اودھر مڑ نہیں سکتی۔ اور اگر اپنی سیدھی راہ چھوڑ کر اُڑنا چاہے۔ تو اُسے دریا میں گر کر اپنا رخ بدلنا پڑتا ہے۔ اُڑنے کے لئے اس مچھلی کے پروں کا تر رہنا ضروری ہے کیونکہ اس کے پر دھوپ سے بہت جلد خشک ہوجاتے ہیں۔ یہہ مچھلی دو تین سو گز دور تک اُڑنے کے بعد پر سوکھ جانے کی وجہ سے پانی میں گر جاتی ہے۔ اور سطح آب سے ایک گز اونچی اُڑتی ہے۔ بعض پرند شکاری جانور انہیں پکڑ کر اپنی خوراک بنا لیتے ہیں ؛

جاپان میں قدیم سے یہہ دستور چلا آتا ہے کہ سب سے بڑی لڑکی یا لڑکا ہمیشہ اپنے ماں باپ کے گھر رہتا ہو تاکہ تمام جائداد کا وارث بنے۔ اگر لڑکی ہے۔ تو وہ بھی شادی ہونے کے بعد اپنے والدین کے ہاں رہتی ہے۔ اور اُس کے خاوند کو لڑکی کے باپ کا نام اختیار کرنا پڑتا ہے۔ اس دستور سے خاندان کا سلسلہ بدستور قائم رہتا ہے۔ اور خاندانی جائداد غیروں کے پاس نہیں جانے پاتی ؛

جاپانی سپاہیوں کی نسبت مشہور ہے۔ کہ وہ سو من پختہ بوجھ اُٹھا کر ۲۵ میل تک بلا تکلف سفر کر سکتے ہیں۔ اس کی یہہ وجہ معلوم ہوئی ہے کہ اس ملک میں ہر شخص کو پھیپھڑے کی مضبوطی کا بہت خیال ہے۔ وہاں بچوں سے اس قسم کی ورزشیں کرائی جاتی ہیں۔ جن سے سینہ کشادہ ہو۔ اور چونکہ ہر ایک جاپانی قدرتی طور پر نہایت گہری سانس لینے کا عادی ہے۔ اس لئے اُن کے پھیپھڑے زیادہ قوی ہوتے ہیں ؛

کیلہ ایک اعلےٰ درجہ کی غذا ہے۔ اس کے آٹے کی روٹی دیکھنے میں گیہوں کے آٹے کی روٹی کی مانند مگر ذائقہ اور فائدہ میں اُس سے زیادہ نفع ہے۔ اور بچوں اور اُن لوگوں کے لئے جن کا ہاضمہ کمزور یا ناقص ہوتا ہے یا چند روز کے لئے بگڑ جاتا ہے نفع دیتا ہے۔ وہ تھوک میں آسانی سے حل ہوجاتا ہے۔ اُس میں وہ اجزا پائے جاتے ہیں جنمیں غذائیت زیادہ ہوتی ہے ؛

آسٹریا میں خلیج ٹریسٹی کے قریب ایک جھیل کرک نز نامی ہے۔ اُس کا طول ۴ میل عرض ۲ میل اور عمیق ۵ فٹ ہے۔ یہہ جھیل ماہ جولائی میں غائب ہونے لگتی ہے اور ۲۵ دن کے عرصے میں بالکل خشک ہوجاتی ہے۔ اُس نواح کے کسان اُس میں جو وغیرہ بو دیتے ہیں اور اُس کے دوبارہ بھرنے سے پہلے فصل کاٹ لیتے ہیں۔ بعض اوقات وہ ۲۴ گھنٹے میں لبالب بھر جاتی ہے۔ اس جھیل کی تلی میں چونے کی چٹان ہے جس میں ۵۰۰ فٹ کے شگاف ہیں۔ اُن میں ۱۲ ایسے ہیں جس سے پانی نکل جاتا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس جھیل میں پانی زمین دوز راستوں سے آتا ہو

موسم گرما میں صبح کو اوسط درجہ کے ٹھنڈے اور شام کو نیم گرم پانی سے غسل کرنے سے نہ صرف جسم کی صفائی ہوتی ہے۔ بلکہ فرحت اور اعصاب کو آرام و تسکین حاصل ہوتی ہے ؛

پسرور ضلع سیالکوٹ۔ گذشتہ ہفتے ایک عورت کے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی ہے جس کی تین آنکھیں ہیں۔ تیسری آنکھ کے اوپر ابرو بھی ہے آنکھ دونوں آنکھوں کے درمیان ذرا اونچی ہے ؛

ایک ٹائپ رائیٹر سے لکھنے والے نے نیویارک میں ۲ گھنٹے کے اندر ۸۹۴۴۲ الفاظ لکھے ہیں انسانی ہاتھ تربیت پاکر مشین کا سا کام کر سکتا ہے ؛

زار روس نے اپنے نوزائیدہ بچے کو وارث تخت قرار دیا ہے۔ اور ایک اعلان جاری کر دیا ہے کہ اگر زار بچے کے نوجوان ہونے سے پہلے ہی مر جاوے تو وہ تخت کا والی ہوگا اور گرینڈ ڈیوک میکائیل کو اُس کا ایجنٹ قرار دیا ہے ؛

جدہ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب جدہ اور مکہ معظمہ کے درمیان مسافروں کو کچھ خوف نہیں رہا اکیلا آدمی بھی بیکھٹکے سفر کر سکتا ہے پہلے اس رستے کا یہہ حال تھا کہ کئی قافلہ مکہ

[illegible]

نئی اور دلچسپ کتابیں

مطبوعہ کرسچن لٹریچر سوسائٹی

ویدوں کی دیوتا پرستی	۲۰ صفحہ	۳ پائی
وشنو کے دس اوتار	۱۲۸ "	/۲
تبرکہ....	۴۴ "	۶ پائی
ویدوں کی قربانیاں لوجہ پاوے	۲۰ "	۳ "
ویدوں کی اصلیت وماہیت	۱۶ "	۳ "
تاریخ طاعون...	۴۲ "	۶ "
جھوٹی وسچی خیرات...	۱۶ "	۳ "
انگریزوں کے خانگی حالات بالتصویر	۱۴۰ "	/۲
انگلستان کی مختصر تاریخ	۹۴ "	/۱
جاپان...	۹۶ "	/۲ ۶ پائی
سیر ہندوستان	۱۵۲ "	/۶
شریف بیبیاں	۸۹ "	/۱ ۶ پائی
رشیوں کا آبائی وطن.....	۵۰ "	/۱
مسیحی مذہب کے ابتدائی حالات	۱۳۴ "	/۲
صفائی کی ضرورت	۱۶ "	۳ پائی
آئندہ زندگی کیا آواگون یا ابدی زندگی ہے	۹۶ "	/۱
بچوں کی پرورش...	۱۶ "	۳ پائی
مہارانی وکٹوریا۔ رنگین تصاویر	۲۰ "	/۲
قدیم رومیوں کا تذکرہ بالتصویر	۱۰۸ "	/۱
پرستش حیوانات	۱۶ "	۳ پائی
حکایات۔ باتصویر بچوں کے لئے	۸۴ "	/۱
کشف الحقائق مسیحی دین کے عقلی ثبوت	۲۹۱ "	/۸
مسیح کی تعلیم	۲۱۹ "	/۴
متعددت نامہ سقراط جسمیں حکیم سقراط اور فلسفہ یونان کا حال بھی درج ہے.....		/۸
رومتہ الکبری کی آتشزدگی قیصر نیرو کے زمانے یعنی پہلی صدی مسیحی کا ایک تاریخی ناول۔ ۲۱۰ صفحہ		/۶
فلیطس یعنی نیتی صاحب ایک قصہ کے پیرائے میں خداوند مسیح کی زندگی اور موت کے حالات .. ۳۰ صفحہ		/۶
یودیاس نگاستی چوتھی صدی مسیحی کا قصہ.....		/۶
سورج چاند ستارے۔ علم ہیئت کا رسالہ باتصویر		/۸
الیشا اور ادوسے کا قصہ معہ تذکرہ ہومر ملک الشعراء یونان و یونانیوں کا علم الاصنام		/۴

درخواستیں اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی لاہور کے نام آنی چاہئیں

ہمزاد۔ ایک فرانسیسی مصنف بیان کرتا ہے کہ مجھے بچپن سے اپنے سائے کے دیکھنے کا شوق تھا میں گھنٹوں آئینہ میں اپنا عکس دیکھا کرتا تھا۔ کچھ مدت کے بعد ایسا ہونے لگا کہ جب میں اپنے عکس پر نظر ڈالتا خواب کا غلبہ طاری ہوتا۔ اور اپنی شبیہ سامنے نظر آتی۔ آخر ایک شب کو جب کہ میں ایک مضمون لکھ رہا تھا میرا سایہ میرے قریب آکر سامنے کی کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر وہ ہر ایک رات اسیطرح میرے سامنے آنے لگا ایک روز اُس نے مجھے تحریر میں مدد دی۔ وہ بولتا جاتا تھا۔ اور میں لکھتا جاتا تھا۔ لکھتے لکھتے میں سوگیا اور صبح اُٹھکر دیکھا تو وہ مضمون ایسا زوردار تھا کہ جسکا لکھنا میری لیاقت سے باہر تھا۔

اشتہارات

ضرورت

ایک ماہر اور تجربہ کار کمپونڈر کی ضرورت ہے درخواست معہ سندات ڈاکٹر ایچ مارٹن نیوٹن جلال پور جٹان آنی چاہئیں۔

پرسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پرسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے۔ تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اِس بات پر حکمتانہ شہادت ہو ستاون برس کے اندر اِس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کرکے پنشن دیدیا ہے اور اِس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ بطور پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور سے بیمہ نہیں دیتا اِس میں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کرسکتا ہے۔ جس کسی کو چاہئے منیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اِس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اِس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جن کو وہ اِس فنڈ میں شریک کرنا چاہتے ہوں ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں۔

المشتہر

پادری واٹر بے۔ کلارک منیجنگ ڈائرکٹر

سہارنپور

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ... معہ ضمیمہ ...

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ...

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
چوتھائی کالم	ہجر	سے	عہ
نصف کالم	سے	عہ	ٹعہ
پورا کالم	عہ	ٹعہ	ٹعہ
پورا صفحہ	مہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر لیکن ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول عہ

" " معہ محصول ۳ر

قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی اڈیٹر و منیجر نور افشان کے واسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ دائلی کے اہتمام سے چھپا